REGD. NO 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱/

جمعرات ۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۶ اخاء ۱۳۲۹ ھش ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار تو پہلے سے کم ہے لیکن کمر اور پسلیوں میں درد اور کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نواب عبداللہ خان صاحب کو چند دنوں سے روزانہ بلڈ پریشر ہائی ہوجاتا ہے۔ آج صبح ہی سے دل میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا پارٹ کرانے کے لئے موزوں اداکار کی تلاش!

لندن ۔ ۲۵ اکتوبر۔ آئندہ سال یورک کے تہوار کے موقعہ پر جو پُر اسرار کھیلوں کا سلسلہ شروع کیا جانے والا ہے۔ اس میں کام کرنے کے لئے ایک ایسے اداکار کی تلاش ہو رہی ہے جو یہ وعدہ کرے کہ وہ اپنا آپ ہرگز ظاہر نہیں کرے گا۔ یہ اداکار حضرت مسیح علیہ السلام کا کردار ادا کریگا۔ سارے انگلستان میں ایک ایسے موزوں اداکار کی تلاش ہو رہی ہے خواہ پیشہ ور ہو یا نہ ہو جو کسی حد تک مسیح علیہ السلام جیسی شکل صورت رکھتا ہو "عیسائی ہو۔ اداکاری کی اس میں صلاحیتیں موجود ہوں اور "برداشت کی قوت" رکھتا ہو (سٹار)

وزیر اعظم پاکستان نے سیلاب ریلیف کمیٹیوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا!

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے صوبائی ریلیف کمیٹی اور مرکزی لیگ کی مقرر کردہ مسلم لیگ ریلیف کمیٹی کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ پہلی کمیٹی کا اجلاس آج سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آپ کمیٹی کے کام متعلقہ آب پاشی۔ مواصلات اور صحت کو حوصلہ افزا پایا۔ آپ کو بتایا گیا کہ نہر زیریں چناب اور بالائی چناب پر اس وقت ۴ ہزار ٹریکٹر کام کر رہے ہیں اور فصل ربیع تک نہروں کی اس حد تک ضرور مرمت ہو جائے گی۔ کہ صوبے کی ضرورت کے مطابق پانی مہیا ہو سکے۔ ربیع کی فصل کے لئے ۸۵ فیصدی بیج۔ بیج تقسیم کرنے والے مرکزوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ساری سڑکوں کی مرمت شروع ہے اور آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے زیادہ شکستہ اور نقصان زدہ پلوں کی مستقل مرمت فروری ۱۹۵۱ء تک ختم ہو جائے گی

آج سیلاب کے نقصانات کی آخری رپورٹ میں بتایا گیا کہ سیلاب سے ۲۵ لاکھ سے زاید کاشت وغیر کاشت شدہ زمینوں کو نقصان پہنچا ہے۔ چار ہزار دیہات زیر آب آئے جن میں ۵۰۰ بالکل بہہ گئے اور ۲۳ ہزار مواشی ہلاک ہو گئے۔

شام کے وقت آپ نے مرکزی لیگ کی مقرر کردہ ریلیف کمیٹی کی کانفرنس میں شرکت کی۔ اور سیلاب کے لئے عطیات کے صحیح خرچ کا جائزہ لیا۔ اس کانفرنس میں سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے بھی شرکت کی۔

ہمارے پاکستان سے دوستانہ تعلقات ہیں

نئی دہلی ۔ ۲۵ اکتوبر۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر جے پرکاش نارائن نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے ہندوستان کی قومی تعمیر میں بہت بڑا فرق پڑا ہے اور بعض فرقہ وار جماعتوں کو پر پرزے نکالنے کا موقع ملا ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ اسے بلا تاخیر حل کیا جائے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ میری پارٹی کے پاکستان سے دوستانہ تعلقات ہیں

مختصرات

کراچی ۔ ۲۵ اکتوبر۔ وزیر صنعت سندھ کے انکشاف کے مطابق حیدرآباد سندھ میں کپڑے اور تیل کے ملوں کے لئے حکومت جلد ہی دو کروڑ ۵۰ لاکھ کی مشینری کا آرڈر دے رہی ہے۔

ڈھاکہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ چاٹگام میں پاسپورٹ کا جو عارضی دفتر قائم تھا۔ وہ آئندہ جمعے سے بند ہو جائیگا۔ اب پاسپورٹ شعبۂ امور داخلہ ہی کی وساطت سے بنیں گے۔

کراچی ۔ ۲۵ اکتوبر۔ آج عالمگیر بنک کے وفد کے ارکان نے قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائے۔

کراچی ۔ ۲۵ اکتوبر۔ سپین کے تجارتی وفد سے ابھی بات چیت جاری ہے۔ ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۵ اکتوبر۔ نئی دہلی ریڈیو کے مطابق ۶۰۰ مزید مسلم تارکان وطن پاکستان سے یو۔ پی پہنچ گئے۔ اب تک واپس پہنچنے والوں کی کل تعداد آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے جنہیں ضلع کے حکام اپنے گھروں میں آباد کرا رہے ہیں

بنیادی اصولوں پر غور

ڈھاکہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ مولانا اکرم خان صدر مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے اعلان کے مطابق صوبائی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۹ اکتوبر کو ہوگا جس میں بنیادی اصولوں اور حقوق سے متعلقہ رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔

خیبر یونیورسٹی کا قیام!

پشاور ۔ ۲۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد میں خیبر یونیورسٹی کے قیام سے صوبے کی علمی تاریخ میں جس سنہری باب کا اضافہ ہوا ہے۔ اس پر برمی سفیر مقیم پاکستان مسٹر او بے کھن۔ کینیڈا یونیورسٹی کے چانسلر اور پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر سردار عبدالرب نشتر نے پیغامات مبارکباد بھیجے ہیں۔ اور یونیورسٹی کے درخشندہ مستقبل کے لئے نیک تمناؤں کی امید کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ یہ یونیورسٹی جلد ہی صوبے میں علم کی مقدس شمع جلا کر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کا باوقار مقام حاصل کرے گی۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۔ ۲۵ اکتوبر۔ کمونسٹوں نے منچوریا کی سرحد پر ۱۵ سے ۴۷ میل تک کے لمبے محاذ پر جوابی حملے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس وقت جنوبی کوریا کے ایک ڈویژن اور اتحادی فوجوں کے ۹ ڈویژنوں کے ایک لاکھ سپاہی بڑی تیزی کے ساتھ سرحد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آج بھی ۴ ہزار کمونسٹ چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اور وان سان سے ۴۴ میل دور کیپر حملہ جاری رکھا۔ آج اشتراکیوں نے جنوبی کوریا کے ایک چھوٹے سے قصبے پر قبضہ بھی کر لیا۔

سیئول ۔ ۲۵ اکتوبر۔ آج سیئول میں جنوبی کوریا کی حکومت نے ۶۲ ایسے آدمیوں کو سزائے موت دی۔ جن پر یہ الزام ہے کہ حالیہ جنگ میں انہوں نے شمالی کوریا والوں سے عملی طور پر تعاون کیا۔

جنرل چیانگ کائی شیک کا عزم

تیپہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ چینی نیشنلسٹوں کے پریذیڈنٹ جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک بیان میں پھر ماؤ زے تنگ کی حکومت کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ فارموسا سے جوابی جنگی اقدامات کریں گے۔ آپ نے اس عزم کا اعلان فارموسا ...

خودکشی میں مدد دینے کا شاخسانہ

برلن ۔ ۲۵ اکتوبر۔ امریکی قانونی حکام نے کیپٹن مارٹن بلیرڈ کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے گوئرنگ کو وہ زہریلی گولی دی تھی جس سے اُس نے خودکشی کی اس شخص پر انصاف کے واقعہ میں رخنہ اندازی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائیگا (سٹار)

صرف سفید فام مزدور کام کریں گے

سلسبری ۔ ۲۵ اکتوبر۔ رہوڈیشیا میں تمباکو کے کاشتکاروں کی انجمن کی کونسل اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ رہوڈیشیا کے تمباکو کے کھیتوں میں صرف یورپی مزدوروں سے کام لیا جائے اس سکیم کے تحت برطانیہ یا سارے یوروپ سے مزدوروں کو لانا ہوگا۔

ٹوکیو ۔ ۲۵ اکتوبر۔ جاپان بڑی تیزی کے ساتھ دنیا میں سُوتی کپڑوں کے سب سے زیادہ برآمد کرنے والے ملک کی حیثیت پھر اختیار کرتا جا رہا ہے۔ گزشتہ چھ مہینوں میں اس نے ایک کروڑ ۳۵ لاکھ پاؤنڈ کا سوتی دھاگہ اور ۵۰ کروڑ ۷۰ لاکھ مربع گز سوتی کپڑا برآمد کیا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ایک ارب مربع گز کپڑا ۱۹۵۰ء میں برآمد کریگا۔ (سٹار)

پیرس ۔ ۲۵ اکتوبر۔ پٹرولیم کے متعلق ایک فرانسیسی پارلیمانی کمیشن جو ابھی ٹیونیشیا کے دورے سے واپس آیا ہے الجیریا کے تیل پیدا کرنے والے علاقے کے متعلق اپنی رپورٹ مرتب کر رہا ہے۔ (سٹار)

۲۵ سو مزدوروں کی ہڑتال

ارنیکولم ۔ ۲۵ اکتوبر۔ کل کیمیکل کھاد فیکٹری الوے کے ۲۵ سو مزدوروں نے غیر معین عرصے کے لئے ہڑتال کر دی۔ یہ فیکٹری ہندوستان بھر میں اپنی نوعیت کی واحد فیکٹری ہے۔ ملازموں کی ایسوسی ایشن نے الزام لگایا ہے کہ صنعتی ٹریبونل جو اس معاملے میں دخل دے رہا ہے اس کا رویہ بھی جانبدارانہ ہے۔ لیکن ٹراونکور کوچین گورنمنٹ نے ایسوسی ایشن کے مطالبے کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

٭ ۔ ی آزادی کی پانچویں سالگرہ کی تقریب پر تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔

گیارہ انجمنوں نے پٹ سن خریدنی شروع کر دی

ڈھاکہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ ایک اطلاع کے مطابق مشرقی بنگال کی گیارہ انجمن ہائے امداد باہمی نے منڈی میں حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر پٹ سن کی خرید کا کام شروع کر دیا ہے۔ ان انجمنوں نے ۱۸ لاکھ کے سرمائے سے کام شروع کیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سے کاشتکاروں کو اپنے مال کے صحیح دام ملیں گے۔ اور امداد باہمی کی تحریک بھی فروغ پائے گی۔

ایران میں یوم کشمیر

طہران ۔ ۲۵ اکتوبر۔ کل ایرانی عوام نے کشمیری اور پاکستانی بھائیوں سے ہمدردی اور تعلق کے اظہار میں "یوم کشمیر" منایا۔ مسجد شاہ اور مسجد سلطان میں جلسے کئے گئے اور اس امر کی قراردادیں پاس کی گئیں کہ کشمیر کو جلد ہی بیرونی قبضے سے آزاد کرانا چاہیئے ان قراردادوں میں کشمیریوں پر بیرونی مظالم پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ...

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈائریکٹر صاحبان اور حصہ داران سٹار ہوزری

اور امیدوار کارکنان ہوزری کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۰ء بروز اتوار بورڈ آف ڈائریکٹرز سٹار ہوزری کا ایک ضروری اجلاس اور دوسرا اجلاس حصہ داران سٹار ہوزری . . یان کا رتن باغ میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس کی اہم غرض روشن ہوزری جو حال میں ہمیں الاٹ ہوئی ہے۔ اس کے از سر نو چلانے کے لئے ضروری مشورہ کرنا ہے۔ تمام ڈائریکٹرز اور حصہ داران سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ صبح دس بجے تک بمقام رتن باغ (لاہور) میں پہونچ جائیں۔ اور مجھے معرفت صاحبزادہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب جودھامل بلڈنگ کے پتہ پر اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ مشورہ طلب امر یہ ہے کہ ہوزری کو چلانے کے لئے سرمایہ کس قدر اور کس طرح حاصل کیا جائے۔ اس موقعہ پر ہوزری کے متعلق جملہ کوائف سے حصہ داران کو مطلع کیا جائے گا۔ جو احباب معذوری کی وجہ سے نہ آسکیں یا کسی جگہ ایک سے زیادہ تعداد میں حصہ دار ہوزری پائے جائیں تو یہ سب اپنا ایک نمائندہ مقرر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جو کسی مجبوری سے نہ آسکیں۔ تو وہ لاہور میں کسی دوست کو اپنا نمائندہ مقرر کر دیں اور اسے اور مجھے اطلاع دے دیں۔ نیز اپنی رائے سے بھی اطلاع دیں :-

علاوہ ازیں مورخہ ۸ نومبر کو ان امیدوار کارکنوں کو ملاقات کا موقعہ دیا جائے گا۔ جو اس ہوزری میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل احباب کی درخواستیں میرے پاس پہونچ چکی ہوئی ہیں۔ وہ ان ایام میں لاہور پہونچ جائیں۔ سوائے ان کے جن کے متعلق ربوہ کا مقام مقرر کیا گیا ہے۔ سفر خرچ آمد و رفت کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ درخواست کنندگان حسب ذیل ہیں۔

(۱) میرزا محمد صادق صاحب ظفر آباد سٹیٹ
(۲) محمد صادق صاحب کرشن نگر لاہور
(۳) خدا بخش صاحب مہاجر محلہ رام نگر لاہور مکان ۱۲
(۴) عبدالمنان صاحب ابن شیخ احمد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ لاہور
(۵) ملک محمد لطیف صاحب بھینی شرقپور
(۶) الہ دین صاحب رنگریز مہاجر قادیان۔ خوشاب محلہ عالم پناہ (ربوہ میں مجھے ملیں)
(۷) محمد ابراہیم صاحب چک ۲۴۲/۶ تحصیل جڑانوالہ ڈاک خانہ لنڈیانوالہ
(۸) سید محمد علی شاہ ماسٹر مطا ہوزری دھرم پورہ لاہور حال ساکن چک ۳۲/۲.۱۱ اوکاڑہ
(۹) روشن دین صاحب مہاجر ترگڑی گوجرانوالہ
(۱۰) محمد شفیع خان صاحب ٹیلر (۱۱) محمد عظیم خان صاحب (۱۲) عطا محمد خان صاحب چوک بدر دین مزنگ لاہور
(۱۳) مبارک احمد خان صاحب ۱۰۳ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
(۱۴) لال دین صاحب ولد سندھی (۱۵) فضل دین صاحب (۱۶) محمد صدیق صاحب ربوہ } یہ صاحبان مجھے ربوہ ۸ نومبر کو ملیں
(۱۸) سید سعید احمد صاحب چنیوٹ
(۱۹) چوہدری قمر الدین صاحب چنیوٹ

نوٹ :- جو احباب کسی جگہ ملازم ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں ملازم ہیں وہاں سے رضامندی حاصل کریں۔ تا کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو۔ رنگساز اور درزی کی فوری ضرورت نہ ہوگی۔ وہ ان تاریخوں کے بعد ربوہ میں مجھے بآسانی مل سکتے ہیں :-

خاکسار :- زین العابدین ولی اللہ پریذیڈنٹ بورڈ آف ڈائریکٹرز

ایک سابق درویش کی وفات

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

سرگودہا سے اطلاع ملی ہے کہ محمود احمد صاحب سابق درویش جو گذشتہ ماہ مئی میں بیمار ہو کر قادیان سے واپس آئے تھے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص نوجوان تھا۔ جس نے قادیان کے قیام کا زمانہ اخلاص اور خدمت کے ساتھ گزارا۔ دوست اپنے مرحوم بھائی کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے اور اس کے عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو آمین

خاکسار :- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

یہ روپیہ بھجوانے والے کون دوست ہیں

مجھے مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء دو منی آرڈر پہنچے ہیں۔ مگر غلطی سے ان کے کوائف نوٹ نہیں کئے جا سکے مہربانی فرما کر منی آرڈر بھجوانے والے دوست اپنے کوائف اور مفصل پتہ تحریر فرمائیں۔ ۴۴

(۱) منی آرڈر ساڑھے تین روپیہ (۳/۸/۰) از بشیر احمد صاحب
(۲) منی آرڈر پینتالیس (۴۵/۰/۰) روپے۔ از نصیر الحق صاحب۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۱۰/۵۰

"گوارائی"

— نسیم سیفی —

کوئی لے کے کس بل کا اپنے سہارا ستاتا ہے گر تو ستا لینے دیجے
کوئی اپنے بازو کی طاقت اگر آزماتا ہے تو آزما لینے دیجے
کسی کو ہے گر شوقِ مشقِ ستم کا تو حاضر کرو بینواؤں کی گردن
کسی کو ہے گر پیاس جَور و جفا کی تو یہ تشنگی بھی بجھا لینے دیجے
کسی کا ہر اک لفظ آتشکدہ ہے تو ہر لفظ کا تم کرو خیر مقدم
کسی کا ہے مقصود غارتگری تو اسے اپنا مقصود پا لینے دیجے
تمہاری عداوت پہ گر تُل گیا ہے کوئی تو بصد شوق یہ شوق کر لے
کسی کے لبوں پہ ہیں نغماتِ نفرت تو اس کو یہ نغمات گا لینے دیجے

صداقت کے دشمن ازل سے یونہی راہگذارِ عداوت پہ چلتے رہے ہیں
حقیقت پرستی مٹانے کی خاطر کئی پینترے بھی بدلتے رہے ہیں
نگاہوں سے ان کی شراروں کی صورت لہو سا ٹپکتا رہا ہے ازل سے
ازل سے دلوں اور دماغوں میں ان کے شرارت کے لاوے اُبلتے رہے ہیں
کچھ ایسی تمنّا رہی ان کے دل میں کہ جو باعثِ ننگِ انسانیت ہے
ڈبو دیں جو ناموسِ فطرت کچھ ایسے بھی ارمان ہیں جو مچلتے رہے ہیں
خُدا کے پرستاران کی نگاہوں میں دُنیا کے چہرے پہ اک داغ سا ہیں
اور اکثر انہیں نیست کرنے کی خاطر وہ میدان میں بھی نکلتے رہے ہیں

مگر روزِ اول سے اب تک یہی سنّتِ ایزدی ہے زمانے میں جاری
صداقت پنپتی چلی جا رہی ہے، صداقت کے دشمن پہ ہے مرگ طاری
پرستارِ شیطاں کے ناکام ارادے اسے خوں رلاتے ہیں ہر اک قدم پر۔
مگر فتح و نصرت کے نعرے لگاتا چلا جا رہا ہے خُدا کا پُجاری
عجب رنگ دیتا ہے خوشرنگ پھولوں سے اُن بہاروں کا بھرپور ہو کر
اگر سینچ دے کوئی اپنے مقدس لہو سے وفائے محبّت کی کیاری
خدائے دو عالم کا پیغام پیہم ہے وجہِ سکونِ دلِ اہلِ ایماں
"تمہارے لئے ہی یہ ارض و سما ہیں فلک بھی تمہارا زمیں بھی تمہاری"

تو پھر کیوں نہ ہم اہلِ بیداد کے شوقِ مشقِ ستم کو گوارا کرینگے
تو پھر کیوں نہ ہم اپنے خوں سے محبّت کی دنیا کا چہرہ سنوارا کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل —— لاہور
۲۶؍اکتوبر ۱۹۵۰ء

اسلامی اصولوں کی حکومت

معاصر سہ روزہ "کوثر" اپنی اشاعت ۲۵؍اکتوبر ۱۹۵۰ء میں رقمطراز ہے۔

"کانگریس کے صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو راج کے نعرے سے لوگوں کو گمراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو حکومت مذہبی بنیادوں پر قائم کی جائے گی کامیاب نہیں ہوسکے گی اس سلسلہ میں مسٹر ٹنڈن نے پاکستان کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ اس نے اپنی حکومت کو مذہبی بنیادوں پر قائم کرکے غلطی کی ہے۔ مسٹر ٹنڈن نے تیسری بات یہ فرمائی کہ ہندوستان کے مستقبل کی تعمیر اس کی تہذیب اور روایات کے مطابق ہونی چاہیئے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہزاروں برس پہلے کی لکھی ہوئی کتابوں کی اندھا دھند تقلید کی جائے۔ اس سلسلہ میں ٹنڈن جی نے قرآن مجید کا بھی ذکر کیا ہے۔

ان چار باتوں سے صدر کانگریس کے ذہنی الجھاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ جہاں تک معروف مذہبی حکومتوں کا تعلق ہے۔ ان کی ناکامی میں کوئی شبہ نہیں۔ اسی طرح پرانے شاستروں پر انسانی زندگی کی بنیادوں کو استوار کرنا بھی درست نہیں۔ لیکن اسلامی حکومت اور قرآن مجید اس قول کے ضمن میں نہیں آتے، اسلامی حکومت نہ کسی فرقے کی حکومت ہوتی ہے۔ اور نہ معروف معنوں میں مذہبی بلکہ وہ اسلامی اصولوں کی حکومت ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کامیاب حکومت آج تک انسانوں نے نہیں دیکھی۔" (کوثر ۲۵؍اکتوبر ۱۹۵۰ء)

معاصر نے معروف مذہبی حکومتوں اور اسلامی حکومت میں جو فرق بتایا ہے جہاں تک تھیوری کا تعلق ہے درست ہے۔ بے شک اسلامی حکومت کسی فرقہ کی حکومت نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ معروف معنوں میں مذہبی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اسلامی اصولوں کی حکومت ہوتی ہے مگر معاصر نے جو کچھ بطور تھیوری کے اسلامی حکومت کی وضاحت کی ہے۔ اس کا عملی نقشہ مودودی صاحب کی تحریروں اور دیگر بعض مسلمان مصنفوں کی تصانیف میں دیکھا جائے تو وہ اس تھیوریٹیکل نقشہ سے بالکل الگ نظر آئیگا قرآن کریم رسول اللہ کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے حالات سے جس اسلامی حکومت کا نقشہ ایک صحیح اور غیر جانبدار ذہن پر کھنچتا ہے وہ نقشہ مودودی صاحب کے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور تصنیف جہاد فی الاسلام اور آپ کی دیگر سیاسی تصانیف کے مطالعہ سے جو نقشہ ایسے ذہن میں بنتا ہے بالکل متضاد ہے۔

مودودی صاحب کے نزدیک اسلامی اصولوں کی حکومت کا جو نقشہ ہے۔ وہ تقریباً وہی ہے۔ جو خلافت راشدہ کی شہادت کے بعد سے لے کر اسلامی بادشاہی کے زمانہ میں مختلف جاہلی اثرات کے ماتحت درباری مولویوں نے بنا لیا تھا۔ جس کی نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ دنیا پر اسلام کا غلبہ اس کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ تلوار کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ بادشاہی دور میں درباری مولویوں نے اپنے مربی بادشاہوں کی جوع الارض کی تسکین کے لئے اسلام یعنی عظیم الشان پیغام امن کی ہیئت کذائی ہی بدل کر رکھ دی تھی۔ دوسرے ملکوں کو فتح کرنے کے لئے فوج اور سامان مہیا کرنے کا آسان ترین طریقہ "جہاد جہاد" کا نعرہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہوں کو تو زمین پر اقتدار حاصل ہو گیا۔ مگر اسلام کا چہرہ جنگ و جدل کے غبار میں خود مسلمانوں اور غیر مسلموں کی نظر سے اوجھل ہو گیا۔

آپ اسلامی بادشاہوں کی تمام تاریخ کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں سوائے چند شخصیتوں کے آپ کو بادشاہوں کے سلسلوں پر سلسلے ایسے ہی نظر آئینگے جنہوں نے صرف دنیاوی جاہ وحشم کے حصول کے لئے جنگیں کیں۔ مگر ہمیشہ اس کا نام جہاد رکھا۔ اور ایسا مسلمان حکمران تو شاذ ہی کوئی ہوگا۔ جس نے منظم طور پر تبلیغ اسلام کے ادارے قائم کئے ہوں۔ اور اس طرح حقیقی جہاد فی سبیل اللہ کی بنیاد تک بھی رکھی ہو۔

اس کا نتیجہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ ہوا کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے دل میں اسلام کا ایسا تصور بیٹھ گیا ہے کہ جو بجائے دنیا کے لئے ایک عظیم الشان پیغام امن کے ایک نہایت خوفناک اور دہشت انگیز اصول دین بنکر رہ گیا ہے۔ جس کو تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والا علمائے حق کا ایک ایسا گروہ چلا آیا ہے۔ جن کو درباری مولویوں نے ہمیشہ کافر و مرتد قرار دے کر بادشاہوں سے سزائیں دلوانے کی کوشش کی ہے۔ جن کو یہ علمائے حق نہایت صبر و رضا کے ساتھ برداشت کرتے رہے ہیں۔ اور باوجود درباری مولویوں کی رکاوٹوں کے فریضہ رشد و ہدایت نہایت دلیری سے ادا کرتے رہے ہیں۔

ان علمائے حق نے نہ صرف زبانی وعظ و تلقین کے ذریعہ اشاعت اسلام کی ہے بلکہ اسلام کا مجسم نمونہ بنکر غیر اقوام میں جا جا کر تبلیغ کی ہے۔ اور اپنی نیک کردار سے لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے فتح کیا ہے۔ انہوں نے کبھی ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ اس معنے میں بلند نہیں کیا۔ جس معنے میں خوارج نے متقدمین میں سے اور کانگریسی مولویوں اور مودودی صاحب نے اس زمانہ میں بلند کیا ہے۔ اس کے برعکس نظران الحکم الا للّٰہ کے معنے دنیا کے دلوں کو اسلام کی ذاتی خوبیوں سے مسخر کرنا رہا ہے۔ وہ جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر اللہ تعالےٰ کی تخت گاہ بنانے کی جد و جہد کرتے رہے ہیں۔

اس طرح اسلامی اصولوں کے دو تصور ساتھ ساتھ پرورش پاتے رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بادشاہی دور میں خود مسلمانوں میں اور غیر مسلموں میں درباری مولویوں کو بظاہر حق پرستوں پر فوقیت رہی ہے۔ اسلام کا صحیح کام کرنے والے خاموشی سے کام کرتے رہے ہیں۔ مگر درباری مولوی اپنی پوزیشن کی وجہ سے ان کے کام سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور ان خاموش کام کرنے والے علمائے حق کے تصورِ اسلام پر اپنے جابرانہ تصور کا اس کاریگری سے رنگ چڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ان کا تصور بالکل نگاہوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کے سیاسی اور ذہنی انحطاط کے ساتھ ساتھ درباری مولویوں کا غلط تصور اسلام زیادہ سے زیادہ علماء اور عوام کے دلوں میں جاگزین ہوتا چلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اصل کو کھوٹ سے الگ کرنا اب بڑے بڑے ذہین لوگوں کے لئے بھی سخت مشکل ہو گیا ہے جس کی مثالیں ہم اکثر علمائے دیوبند اور دیگر مکاتب کے منتہیوں کی صورت میں دیکھ سکتے ہیں۔

آج اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری ہے کہ تلوار ہو اور بزور بازو غیر اسلامی نظاموں کو مٹایا جائے۔ آج اسلام کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ مرتدین کو قتل کیا جائے۔ گویا اسلام میں نہ تو کوئی ذاتی کشش ہے کہ لوگ اس کی طرف خود بخود راغب ہوں اور نہ اس میں کوئی ذاتی جذب ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلام پر قائم رکھے۔ دونوں کاموں کے لئے تلوار کی ضرورت ہے۔ ...

واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ آج اسلام میں کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوسکتا۔ جو صرف اسلامی اصولوں کی ذاتی خوبیاں پیش کرکے اسلام کی طرف دعوت دے۔ الامام المہدی اور آنے والا مسیح ابن مریم علیہ السلام تلوار سے تمام دنیا پر اسلام کا غلبہ کرائیں گے۔

مودودی صاحب کا اور دوسرے علمائے اسلام کا یہی تصور اسلام ہے۔ یہی وہ تصور ہے جو بادشاہی دور میں اسلام کا درباری علما نے بنایا اور یہی وہ تصورِ اسلام ہے۔ جس سے غیر مسلم کانپ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر مسٹر ٹنڈن اسلامی حکومت کو بھی اسی طرح کی مذہبی حکومت سمجھتے ہیں جو معروف ہے۔ تو اس میں ان کا کیا قصور ہے۔ کیونکہ مودودی صاحب اور دیگر موجودہ علمائے اسلام اسلامی اصولوں کی حکومت کا تصور پیش نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے من گھڑت اصولوں کو اسلامی اصطلاحات کا لباس پہنا کر پیش کرتے ہیں۔ اے طبیب پہلے اپنا علاج کر!

قادیان کے سالانہ اجتماع میں پاکستانی احمدیوں کی شرکت

خواہشمند احباب ضروری کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی قادیان کے سالانہ مذہبی اجتماع کے موقعہ پر پاکستانی احمدیوں کی ایک پارٹی کے بھجوائے جانے کی تجویز ہے۔ اور اس تعلق میں حکومت مغربی پنجاب سے ضروری انتظامات کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ اگر یہ درخواست منظور ہو گئی۔ تو انشاء اللہ اس سال ایک سو اصحاب کی پارٹی دسمبر ۱۹۵۰ء کے آخری ہفتہ میں چار پانچ دن کے لئے قادیان جائیگی۔ جو دوست اس پارٹی میں شریک ہونا چاہیں۔ اور سفر خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنے علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ بہت جلد اپنی درخواست ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کئے جائیں۔

(۱) کیا درخواست کنندہ کا کوئی رشتہ دار اس وقت قادیان میں ہے۔ اگر ہے تو کون اور اس کے ساتھ درخواست کنندہ کا کیا رشتہ ہے۔ (۲) درخواست کنندہ کتنے عرصہ سے قادیان نہیں گیا؟ (۳) اگر درخواست کنندہ کی درخواست منظور کئے جانے کی کوئی خاص وجہ ہو تو اسے درج کیا جائے۔ (۴) درخواست میں اپنا نام اور مکمل پتہ بھی درج کیا جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور (یا موہ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کو ارتداد سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے

قرآن کریم فتویٰ جواز قتل مرتد کی تردید کر رہا ہے! (مولوی عبد الماجد صاحب)

(از محمد عبد الحق صاحب امرتسری احمدی مسجد گنج مغلپورہ)

احراری اخبار "آزاد" بار بار لکھتا ہے کہ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ احمدی اسلام کے مرتد ہیں۔ اس کو غلط ثابت کرنے کے لئے ہم ذیل میں جناب مولوی عبد الماجد صاحب بی۔ اے مشہور مصنف کا "مضمون" درج کرتے ہیں جو انہوں نے کابل میں سنگسار کئے گئے احمدیوں کے بارے میں لکھا تھا مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"کابل کے واقعہ رجم کی تائید و تحسین میں بعض اخبارات کی پرجوش تحریریں اور علماء حنفیہ کے مضامین میری نظر سے گذرے۔ میں نے انہیں بغور پڑھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان سے متفق و مطمئن نہ ہوسکا اور باوجود غیر احمدی ہونے کے اس باب خاص میں میری ہمدردی گروہ احمدی کے ساتھ ہے۔ میں کسی معنی میں بھی ہرگز مذہبی عالم ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتا تاہم ایک عامی مسلم بھی اپنے فہم و ادراک کے موافق ہر اسلامی مسئلہ میں لب کشائی کر سکتا ہے اس لئے امید ہے کہ میری جسارت قابل عفو خیال کی جائے گی۔ میرے پیش نظر سوالات ذیل ہیں:۔

(۱) کیا اسلام نے ارتداد کی سزا قتل رکھی ہے؟

(۲) کیا قتل و رجم مرادف ہے؟

(۳) کیا احمدیت ارتداد ہے؟

دوسرا سوال نسبتاً کم درجہ کا ہے لیکن اس کا جواب بالکل واضح ہے۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے کہ شریعت میں ارتداد کی سزا قتل ہے تو اس سے رجم کا جواز کیونکر ثابت ہو جائے گا۔ جن روایات کی بنا پر مرتد کا "قتل" جائز ثابت کیا جا رہا ہے ان میں کہیں بھی رجم کا حکم میری نظر سے نہیں گذرا۔

پہلا سوال۔ کلام پاک میں ارتداد کا ذکر لفظاً و معناً متعدد مقامات پر آیا ہے (مثلاً سورہ بقرہ رکوع ۲۷ مائدہ رکوع ۸ وغیرہ) اور اس بارہ میں شدید ترین وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مرتد کے اعمال دین و دنیا میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ مرتد کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ لیکن یہ کسی ایک مقام پر بھی ارشاد نہیں ہوا ہے کہ ارتداد کے لئے دنیا میں قتل یا کوئی اور سزا ہے۔ کلام پاک کے بعد ایک مسلمان کے لئے دوسری سند سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہو سکتی ہے سو آنحضرت کی ... طیبہ میں کوئی ایک مثال بھی اس کی [illegible]

بناء پر سزا دی ہو۔ یہ شہادتیں منفی اور سلبی تھیں۔ ایجابی و اثباتی پہلو سے اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام کی عام تعلیمات عقائد میں جبر و زبردستی کے بالکل منافی ہیں اور کلام مجید کی متعدد آیات میں عقائد کی آزادی۔ رواداری کا واضح اعلان موجود ہے۔ اسلام کے ضابطہ تعزیرات میں جو سزائیں مقرر ہیں وہ بعض اعمال پر ہیں (مثلاً بغاوت سرقہ۔ زناکاری) لیکن کسی عقیدہ کی بناء پر خواہ وہ کتنا ہی باطل ہو کوئی سزا قانون اسلام میں موجود نہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے بے شبہ مرتدین پر فوج کشی کی تھی۔ لیکن اول تو بعض اجل صحابہ کرامؓ کو اس سے اختلاف تھا اور پھر یہ فوج کشی محض مرتدین کے مقابلہ میں نہ تھی بلکہ فرقہ باغیوں کی سرکوبی کے لئے تھی۔ تاریخ دان حضرات پر یہ واقعہ پوشیدہ نہیں کہ ان مرتدوں نے مسلمانوں پر تعدی شروع کر دی تھی دربار خلافت میں مہاجران کے مظالم کی شکایات پہنچ رہی تھیں اور حکام و عمال خلافت سے ان لوگوں نے مقابلہ و مقاتلہ شروع کر دیا تھا اس لئے ان کا قابل تعزیر جرم۔ جرم بغاوت تھا نہ کہ ارتداد چند احادیث و آثار بھی قتل کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن میری نظر سے کوئی حکم ایسا نہیں گذرا جسے واضح و غیر مشتبہ کہا جائے۔ بعض احادیث کے الفاظ مجمل ہیں اور بعض کے مبہم مسئلہ کی اہمیت اس کی متقاضی نہیں کہ کتاب و سنت کے سکوت بلکہ گونہ انکار کے ہوتے ہوئے اس کا فیصلہ بعض غیر واضح و غیر صریح اقوال کی بناء پر کر دیا جائے۔ فقہا، حنفیہ کے اقوال بے شبہ ہر طرح لائق احترام و قابل لحاظ ہیں۔ لیکن کتاب و سنت سے الگ۔ شائد حجت قطعی کا کام نہ دے سکیں۔ غرض "رجم" مرتد کی تائید میں تو کوئی سند بھی موجود نہیں لیکن قتل مرتد کے باب میں کتاب و سنت خاموش ہیں بلکہ قرآن کریم میں جو رواداری عقائد کا اعلان عام کر چکا ہے۔ وہ فتویٰ جواز قتل مرتد کی گویا تردید کر رہا ہے صحابہ کرامؓ کے طرز عمل سے باغیوں کے ساتھ قتال ثابت ہوتا ہے نہ کہ محض مرتدوں سے

آخر میں تیسرا مسئلہ رہ جاتا ہے کہ آیا مرتد کا اطلاق احمدیوں پر صحیح ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں مرتد تو شائد اسے کہہ سکتے ہیں جو احکام خدا و احکام رسول سے منحرف ہو گیا ہو۔ پھر کیا احمدیت کو کتاب و سنت کے کسی جزئیہ سے بھی انکار ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں احمدیہ لٹریچر پر وسیع نظر نہیں رکھتا ...... لیکن جہاں تک میری نظر سے خود بانی سلسلہ احمدیہ جناب مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) مرحوم کی تصانیف گذری ہیں ان میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی خاص اہمیت مجھے ملی بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی موجود ہے۔ مرزا صاحب مرحومؒ اگر اپنے تئیں نبی کہتے تھے تو اس معنی میں ہر مسلمان ایک آنے والے مسیح کا منتظر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ پس اگر احمدیت وہی ہے جو خود مرزا صاحب مرحومؒ بانی سلسلہ کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے تو اسے "ارتداد" سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔ ان کی تحریروں سے تو محض اتنا ہی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ توحید و رسالت کے پوری طرح قائل ہیں۔ قرآن پر حرفاً حرفاً ایمان رکھتے ہیں۔ کعبہ مومنین کو اپنا قبلہ سمجھتے ہیں۔ نماز وغیرہ مہمات عبادت و فرائض میں عامہ مسلمین کے ہم آہنگ ہیں۔ بلکہ سردار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت و شیفتگی بھی ٹپکتی ہے ان سے ہمارا جو کچھ اختلاف ہے وہ بعض احکام و ہدایات کی سوء تعبیر کی بنا پر ہے نہ کہ اعراض و انکار کی بناء پر۔ اور سوء تعبیر ایسی شئے نہیں جس کی بناء پر ارتداد اور تکفیر کا حکم لگایا جا سکے"

(منقول از الفضل قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء)

اس قسم کے اقوال بہت سے مشہور علماء نے تحریر کئے ہیں جو ہم آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ شائع کریں گے۔

فہرست چندہ مسجد ربوہ جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)

وعدہ ۱۰۰ فی صدی پورا کرنے والے اصحاب کے نام

(۱) کرم الٰہی صاحب	۵-۰-۰
(۲) مولوی رحمت علی صاحب	۵-۰-۰
(۳) فضل الٰہی صاحب مرحومؓ	۱۰-۰-۰
(۴) والدہ صاحبہ کرم الٰہی صاحب	۵-۰-۰
(۵) احسان الٰہی صاحب	۵-۰-۰
(۶) میاں انور احمد صاحب	۱۱-۰-۰
(۷) چودھری عبد المومن صاحب	۵-۰-۰
(۸) ماسٹر فضل دین صاحب	۴-۰-۰
(۹) چودھری فضل الرحمٰن صاحب	۵-۰-۰
(۱۰) محمد بوٹا صاحب و الٰہ بخش صاحب	۴-۰-۰
(۱۱) بشیر احمد ملازم نذیر احمد صاحب	۱-۰-۰
(۱۲) محمد اسمٰعیل صاحب	۱-۰-۰
(۱۳) کرم الدین صاحب	۳-۰-۰
(۱۴) چراغ دین صاحب	۴-۰-۰
(۱۵) شوکت علی صاحب	۴-۰-۰
(۱۶) اللہ داد صاحب	۴-۰-۰
(۱۷) مہر الدین صاحب	۲-۰-۰
(۱۸) رحیم بخش صاحب	۱-۰-۰
(۱۹) عبد المجید صاحب	۵-۰-۰
(۲۰) محمد اسحٰق صاحب	۱-۰-۰
(۲۱) محمد بخش صاحب	۳-۰-۰
(۲۲) نذیر احمد صاحب	۵-۰-۰
(۲۳) احمد الدین صاحب	۵-۰-۰
(۲۴) محمد لطیف صاحب	۲-۸-۰
(۲۵) محمد حسین صاحب باغبان	۴-۰-۰
(۲۶) نواب الدین صاحب	۵-۰-۰
(۲۷) مستری رحمت اللہ صاحب	۵-۰-۰
(۲۸) دین محمد صاحب	۲-۰-۰
(۲۹) محمد الدین صاحب	۵-۰-۰
(۳۰) محمد شریف صاحب و رستم علی صاحب	۵-۰-۰
(۳۱) محمد عبد اللہ صاحب ڈرائیور	۲-۸-۰
(۳۲) شیخ محمد عبد اللہ صاحب	۴-۰-۰
(۳۳) محمد الدین صاحب ڈرائیور	۳-۰-۰
(۳۴) محمد اسحٰق صاحب	۲-۸-۰
(۳۵) غلام حیدر صاحب	۲-۸
(۳۶) بشیر احمد صاحب ڈرائیور	۱-۰-۰
(۳۷) الٰہ بخش صاحب	۵-۰-۰
(۳۸) محمد شریف صاحب باورچی	۲-۰-۰
(۳۹) بابا منشی صاحب	۱-۰-۰
(۴۰) اختر احمد صاحب بیلدار	۲-۰-۰
(۴۱) منشی نیاز احمد صاحب	۱-۰-۰
(۴۲) منشی محمد صادق صاحب	۱-۰-۰
(۴۳) مالی محمد یوسف صاحب	۵-۰-۰
	۱۵۹-۸-۰

نوٹ:۔ مکرم جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے تعمیر مسجد ربوہ میں ۵۵/ روپے وصول ہوئے ہیں۔ مگر غلطی سے پچاس ۵۰ روپے کا اعلان ہو گیا تھا۔

ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں!

عوام کو مشتعل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنے والے عناصر کے خلاف مؤثر اور فوری کاروائی کیجائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دو احمدیوں کی شہادت کے سلسلے میں جماعتہائے احمدیہ کی قراردادیں

جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی

اس خبر سے کہ حال ہی میں اوکاڑہ ضلع منٹگمری (پنجاب) میں جماعت احمدیہ کے خلاف محض اختلاف عقائد کی بناء پر شر پسند عنصر نے فتنہ و فساد پیدا کیا اور ایک بے گناہ احمدی کو قتل کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ کو سخت صدمہ ہوا۔ یہ واقعہ اس فتنہ و فساد کا ایک نمونہ ہے جو احرار کی ٹولی جماعت احمدیہ کے خلاف اکثر پیدا کرتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں پر کئی بار ظلم کیا جا چکا ہے۔ اور قتل کی وارداتیں بھی ہو چکی ہیں۔ پاکستان کے قیام سے پہلے اور بعد میں یہ ٹولی مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جو کارروائیاں کرتی رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اس وقت پاکستان ایک نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ ایسے وقت میں اندرون ملک میں اس قسم کی امن سوز حرکات کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے

یہ اجلاس حکومت کی توجہ اس ضرورت کی طرف مبذول کراتا ہے کہ ایک مضبوط قدم اٹھا کر فسادی عناصر کا سدباب کیا جائے۔ پاکستان میں مسلمانوں کے بیسیوں فرقے ہیں۔ اگر اختلاف عقائد کی بناء پر فساد ہونے شروع ہو جائیں تو ملک کے ایک سرے سے دوسرے تک فتنہ و فساد کی آگ لگ جائے گی۔ جس کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ بیرونی ممالک میں پاکستان کی نیک نامی کو جسے ملک کے لیڈروں نے ان تھک کوششوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ ایک شدید دھکا لگے گا۔

نیز یہ اجلاس حکومت کو اس کے اس مقدس فرض کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ جو اس دولت کے پُر امن اور وفادار شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کے سلسلہ میں اس پر عائد ہوتا ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ اس فتنہ و فساد کے بانیوں اور قاتل کے متعلق نہایت تندہی سے ایسے افسروں کے ذریعہ جو ہر قسم کے لالچ اور خوف سے بالا ہو کر دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دینے والے ہوں تفتیش کرائے۔ اور مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے

(سیکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ)

کیمبل پور

جماعت احمدیہ کیمبل پور کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء کو بعد نماز فجر زیر صدارت شیخ محمد صدیق صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبلپور منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

جماعت احمدیہ کیمبل پور ان مفسدین کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ جنہوں نے یکے بعد دیگرے قیام پاکستان کے بعد تین احمدیوں کو شہید کر دیا سب سے پہلا نشانہ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کو کوئٹہ میں بنایا گیا۔ پھر اس کے بعد اوکاڑہ میں ماسٹر غلام محمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ اور ابھی اس پر تقریباً ایک ہفتہ ہی گذرا تھا کہ راولپنڈی میں ہمارے ایک اور احمدی بھائی میاں بدرالدین صاحب پنشنر کو شہید کر دیا گیا اور یہ سب کچھ احراریوں کی ان زہر آلود تقریروں سے ہوا جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف کیں اور اپنی تقریروں میں انہوں نے جماعت احمدیہ کو واجب القتل گردانا اور قاتلوں کو غازی علم دین بننے کی تلقین کی۔ احراریوں کی ان مذموم حرکات پر جماعت احمدیہ کیمبلپور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس امن شکن اور مفسد عنصر کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو قیام پاکستان سے قبل پاکستان بننے کے خلاف دشمنان ملک کی حمایت میں سربکف تھے اور اب وہ ان کے اشاروں پر ملک کے امن کو برباد کرنا چاہتے ہیں

(۲) جماعت احمدیہ کیمبل پور حکومت پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان امن شکن حرکات کے مدنظر ایسے عنصر کو غدار قرار دے کر اسے قرار واقعی سزا دے اور قیام امن کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرے

(۳) جماعت احمدیہ کیمبل پور ان احمدی شہداء کے پس ماندگان کے ساتھ خصوصاً اور جملہ احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ و راولپنڈی سے عموماً ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں احراریوں کے شر سے محفوظ رکھے (آمین)

(سیکرٹری جماعت احمدیہ کیمبل پور)

گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۵۰ء بروز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ان مفسد اور شریر احراریوں کے خلاف جنہوں نے لوگوں کو احمدیت کے خلاف اشتعال دلا کر بلاوجہ بے گناہ احمدیوں کو اوکاڑہ اور راولپنڈی میں شہید کرا دیا۔ سخت نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے

(۲) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ حکومت پاکستان کو توجہ دلاتی ہے کہ ان مفسدہ پرداز اشخاص کو جنہوں نے اس فعل کا ارتکاب کیا ہے اور جو لوگ اس فعل کے محرک ثابت ہوں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ پھر اس قسم کا کوئی امکان نہ رہے

(۳) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ان شہید احمدیوں کے لواحقین اور رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

(سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۱۸/۱۰/۵۰ جماعت احمدیہ اکال گڑھ کا غیر معمولی اجلاس ہوا۔ حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) جماعت احمدیہ اکال گڑھ کا یہ اجلاس ان شرارت پسند مسلمانوں کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جنہوں نے برگزیدہ جماعت احمدیہ کے افراد کو اوکاڑہ اور راولپنڈی میں شہید کر کے اسلام و پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنا چاہا ہے

(۲) یہ اجلاس حکومت کے بیدار مغز ارکان سے مطالبہ کرتا ہے کہ شریروں کو قرار واقعی سزا دے کر پاکستان کی بنیادوں کو عدل و انصاف کی بنیادوں پر مستحکم کیا جائے۔

(۳) پاکستان میں احمدیوں کی شہادت کا مقصد پاکستان کے سوزش امن کو دنیا سلائی دکھانا ہے

(۴) یہ اجلاس شہداء کے خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمانے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

گوجرہ ضلع لائلپور

(۱) جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور کا یہ اجلاس (منعقدہ ۱۵/۱۰/۵۰) حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت پاکستان کی توجہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے احمدیوں کے اعلانیہ قتل کے واقعات کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان واقعات کی ذمہ داری ان شر پسند عناصر پر عائد ہوتی ہے۔ جو اعلانیہ احمدیوں کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے عوام الناس کو دانستہ آئے دن مشتعل کرتے رہتے ہیں

(۲) یہ اجلاس حکومت کی توجہ اس امر کی طرف بھی دلاتا ہے کہ اگر اس قسم کی غدارانہ شر انگیزی کو فوری طور پر سختی سے نہ دبایا گیا ہے۔ تو اس کے نتائج پاکستان کے امن و عافیت کے لئے نہایت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ پاکستان کے دشمن۔ بدخواہ اور غدار عناصر اس قسم کے واقعات کو بروئے کار لا کر پاکستان کے امن کو خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہیں

(۳) اختلاف عقائد کی بناء پر اس قسم کے واقعات قتل ہر پاکستانی کی زندگی کو غیر محفوظ بنانے کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے بیسیوں فرقوں میں ایک دوسرے سے اختلاف عقائد پایا جاتا ہے۔

(۴) یہ واقعات حکومت پاکستان کی اس بنیادی پالیسی کے لئے مہلک ہیں۔ جو مساوات امن و انصاف اور رواداری پر مبنی ہے اور جس کو ناکام بنانے کے لئے پاکستان کے قدیم دشمن ایک منصوبہ بندی کے ماتحت کمربستہ ہوئے ہیں۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرہ)

میرپور خاص (سندھ)

مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء کو جماعت احمدیہ میرپور خاص سندھ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے

ا۔ جماعت احمدیہ میرپور خاص چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم ساکن اوکاڑہ اور میاں بدرالدین صاحب ساکن راولپنڈی کے اعلانیہ اور ظالمانہ قتل پر جو صرف مذہبی تعصب اور احراری مولویوں کی شر انگیز تقاریر کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوا۔ سخت غصہ اور انتہائی رنج کا اظہار کرتی ہے

(ب) حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ اس قسم کی اشتعال انگیز تقاریر کرنیوالے عناصر کی جن کے زیر اثر قلیل عرصہ میں بغیر کسی قصور کے دو بھائیوں کو دن دہاڑے شہید کیا گیا اگر سختی سے روک تھام نہ کی گئی۔ تو اس کے نتائج پاکستان کے امن و امان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوں گے۔ بیسیوں فرقے عقائد کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف ہیں آج اگر جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا کیا گیا۔ تو کل دوسرے فرقوں کے ساتھ ایسا ہوگا

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ میرپور خاص سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سفر!

قربانِ تست جانِ من اے یارِ محسنم ٭ با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

(از مکرم مسعود احمد صاحب پروفیسر احمدیہ کالج کماسی گولڈ کوسٹ)

(۲)

ایمان افروز واقعہ

خرطوم میں ایک اور بات میرے ازدیاد ایمان اور مسرت کا باعث ہوئی۔ اور وہ یہ کہ جیسا میں نے پہلے عرض کیا۔ خرطوم میں التہاب سحائی بخار کی بڑی سخت وبا پھیلی ہوئی تھی۔ اور میں نے اس کے متعلق حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھی دیا تھا۔ تار ۷ جون کو دیا تھا۔ اور میں وہاں سات کی رات کو پہنچا۔ ۹ جون کو محمد ابراہیم صاحب خلیل احمدی تاجر نے بتایا کہ چار روز پہلے خرطوم میں بارش ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب موسم خوشگوار تھا۔ اور بخار سے مرنے والوں کی تعداد پینتیس ۳۵ چالیس ۴۰ یومیہ سے گر کر دو یا تین تک آ گئی تھی۔ گویا میرے حضور کی خدمت میں تار دینے کے دو تین دن بعد ہی خدا نے خرطوم کے موسم کو خوشگوار بنا دیا۔ جس کی وجہ سے ہم سہ پہر کو باہر آسانی سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے پر بھی جا سکے۔ اور حکومت کی عالیشان اور خوبصورت بلڈنگس بھی دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اور بعض وقت دوپہر کو بھی ان ایئرویز جانا پڑا تو بآسانی جا سکا۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ اس نے اس خاک کے ذرہ کے لئے اس قدر آسانی بہم پہنچا دی۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک

نائیجیریا کی سرحد

ہوائی سروس کے پروگرام کے مطابق ۱۱ جون کی صبح کو آٹھ بجے خرطوم سے روانہ ہو کر سوڈان فرنچ ایکویٹوریل افریقہ پر سے گزر کر شام کے ۵ بجے میڈوگری نائیجیریا پہنچے۔ یہاں سے بذریعہ لاری جوس جانا تھا کیونکہ جوس سے لیگوس کے لئے ریل ملتی ہے۔ میڈوگری میں رات بسر کرنی تھی۔ ویسٹ افریقن ایئرویز کارپوریشن کے سٹیشن سپرنٹنڈنٹ مسٹر لاسن نے ہماری مدد کی۔ پہلے تو وہ شام کے وقت لاری ڈھونڈتے رہے لیکن شام کے وقت جوس کی لاری نہ ملی تو انہوں نے کوشش کی کہ کوئی مسلمان ہم کو رات کے لئے اپنے گھر میں ٹھہرا لے۔ لیکن اس میں بھی ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے ان کو کہا کہ ہوٹل تک ہم کو پہنچا دو۔ ہم ہوٹل میں ٹھہر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اول تو یہ سب کچھ مکانوں کا قصبہ ہے۔ یہاں ہوٹل خراب ہوں گے دوسرے چارج بھی زیادہ کرتے ہیں۔ افریقن لوگ ہیں۔ ان کا اعتبار کیا۔ آپ کے ساتھ پردہ دار عورت ہے بہتر تو یہ ہے کہ کسی معزز آدمی کے گھر میں انتظام ہو جاتا۔ اب اگر کوئی انتظام نہیں تو میرا گھر حاضر ہے۔ میں مجبوراً ان کے گھر میں ٹھہر گیا۔ وہ عیسائی تھے انہوں نے ایک کمرہ ہم کو دیدیا۔ دوسرے دن انہوں نے لاری کا انتظام کر دیا۔ میرے پاس جو ٹریولر چیک تھے۔ وہ اس وقت صبح کی وجہ سے کیش نہیں ہو سکتے تھے۔ اگر ان کا انتظار کرتا۔ تو ممکن تھا کہ ایک دن اور ضائع ہوتا۔ مسٹر لاسن نے مجھ کو اپنے پاس سے تین پونڈ دیتے ہوئے کہا کہ یہ میں از خود آپ کے قرضہ کے طور پر دیتا ہوں جب آپ کو سفر میں اطمینان میسر ہو مجھے منی آرڈر کر دینا۔

ایک مخلص افریقی احمدی سے ملاقات

مجھ کو خود لیگوس پہنچنے کی جلدی تھی۔ کیونکہ میرے پاس رقم نہایت قلیل رہ گئی تھی۔ اس لئے لیگوس پہنچنا چاہتا تھا۔ جہاں اپنا مشن بھی ہے۔ جماعت بھی ہے۔ پاکستانی مبلغ بھی ہیں۔ راستے میں مزید ٹھہرنا نہ چاہتا تھا۔ پہنچتے ہی اسی دن جوس روانہ ہو گیا۔ وہاں میں نے کئی لوگوں سے کہا کہ کوئی احمدیہ موومنٹ کا آدمی یہاں ہو تو اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ایک شخص ایک عمر رسیدہ آدمی کو لایا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹریکٹ تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ مجھ کو دور سے ہی دیکھ کر اس نے تصویر دکھانی شروع کی۔ اور کہنے لگے کہ یہ مہدی علیہ السلام ہیں۔ ان کا نام مالم یارو امام تھا۔ مالم یہاں عالم شخص کو کہتے ہیں۔ وہ ہمارے سلسلہ کے لوکل آنریری مبلغ بھی تھے۔ جب تک میری لاری روانہ نہ ہوئی۔ میرے ساتھ رہے روانگی کے وقت ہم نے دعا کی۔ اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہزاروں میل پرے ایک غیر معروف گاؤں میں اپنا ایک بھائی ملا دیا۔ جن کے ساتھ آج دعا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ وہ حضرت نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کے احمدی ہیں۔ میڈوگری کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے مستقل رہائش وہیں اختیار کر لی ہے۔

میڈوگری سے ۹ جون کو روانہ ہوا تھا خیال تھا۔ کہ چوبیس ۲۴ گھنٹے کے بعد دس جون کو جوس پہنچ جائیں گے۔ یہاں کی لاریاں ہمارے ملک کے اینٹ ڈھونے والے ٹرکوں کی طرح ہوتی ہیں۔ سامان رکھ کر اس کے اوپر مسافر بیٹھ جاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے ہم کو فرنٹ سیٹ مل گئی تھی۔ جو قدرے بہتر ہوتی ہے۔ تیس میل پکی سڑک تھی۔ اس کے بعد بجری کی سڑک آ گئی۔ ہچکولے لگتے تھے۔ رات کے وقت جنگل سے لاری جا رہی تھی۔ تو ایکا ایکی گیارہ بجے خراب ہو گئی۔ اور جنگل میں کھڑی ہو گئی۔ بڑی مشکل سے اس قابل ہوئی کہ قریب کے ایک گاؤں تک پہنچ سکی اور پھر بقیہ رات اسی گاؤں میں بسر کرنی پڑی دوسرے دن لاری نے بالکل جواب دے دیا۔ اور ایک اور لاری میں مزید کرایہ دے کر سفر شروع کیا۔ جو قدرے بہتر دکھائی دیتی تھی۔ تین سو میل میں سے دو سو میل باقی تھے۔ جب جوس پچیس میل رہ گیا رات کے ۱۲ بجے یہ لاری بھی خراب ہو گئی۔ نہایت گھنا جنگل اور پہاڑی علاقہ تھا۔ عجیب لطیفہ کی بات ہے کہ لاری کی دیکھ بھال تو ڈرائیور کے ساتھی کلینر وغیرہ کرنے لگے اور ڈرائیور نے زمین پر کپڑا بچھا لیٹنے لگا۔ میں نے کہا۔ لاری کیا خراب ہے کب چلے گی۔ تو اطمینان سے کہنے لگا۔ کوئی زیادہ خراب نہیں ذرا ایزی آرام کر لوں پھر گاڑی چلے گی عجیب یہ لوگ ہوتے ہیں ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری۔ خیر دو گھنٹے کے بعد لاری درست ہوئی۔ یا یوں کہئے کہ اس کا آرام ختم ہوا۔ اور رات کے تین بجے ہم جوس پہنچے۔ ڈرائیور نے کہا۔ کہ رات کا وقت ہے۔ ہوٹل اور بازار سب بند ہیں۔ کہاں جاؤ گے میرے گھر میں ایک کمرہ خالی ہے اس میں ٹھہر جاؤ

اخلاص و عقیدت کا روح پرور نظارہ

ہمارا خیال تھا۔ کہ دوسرے دن ریل مل جائیگی لیکن یہاں بھی روزانہ ریل چلنے کا دستور نہ تھا۔ چنانچہ چار روز جوس میں ٹھہرنا پڑا۔ آخر لیگوس کی ریل ملی۔ اور ہم تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لے کر روانہ ہو گئے۔ وہاں اسٹیشن پر ایک احمدی صاحب عبدالوہاب میرے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان کو میرے بارے میں ایک غیر احمدی مسلمان نے بتایا تھا۔ جو مجھ کو ایک دن قبل ڈاکخانہ پر ملا تھا۔ نہایت مخلص معلوم ہوتے تھے۔ اس دن رش کافی تھا۔ اس لئے ان کو پلیٹ فارم نہ مل سکا۔ میں نے ہفتہ کے روز شام کو ٹکٹ لے لیا تھا پھر ڈاکخانہ لیگوس تار دینے گیا تو ڈاکخانہ بند ہو گیا تھا۔ دوسرے دن اتوار کو دس بجے ایک گھنٹہ کے لئے تار آفس کھلتا تھا۔ میری گاڑی آٹھ بجے روانہ ہوئی تھی۔ ان عبدالوہاب صاحب کا آنا نہایت غنیمت معلوم ہوا۔ میں نے ان کو دو شلنگ اور تار لکھ کر دیدیا جو انہوں نے روانہ کر دیا۔ ہم اڑتالیس گھنٹے کے بعد بیس جون کو لیگوس پہنچے وہاں برادرم قریشی محمد افضل صاحب لیگوس کی جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ہم نے گاڑی میں ہی سے سب کو دیکھ لیا۔ افریقن احمدیوں نے بھی مجھ کو دیکھ کر ہمارے ڈبے کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیا۔ ہمارے لب شکر الٰہی میں جنبش کر رہے تھے۔ جب کہ افریقن احمدی ہمارے ڈبے میں داخل ہوئے۔ اور ایک دوسرے سے پہلے بڑھ کر ہمارے سامان کو نیچے اتارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگرچہ بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی چالیس کے قریب احمدی احباب تھے۔ اور قریباً دس خواتین اہلیہ کے استقبال کے لئے جمع تھیں۔ ان کا یہ اخلاص دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ یہ احمدیت ہی کی برکت ہے کہ ہزاروں میل کے فاصلے۔ وطن سے دور۔ گھر سے دور۔ جان نہ پہچان انجان لوگوں کے دلوں میں گنہگار عاجزوں کے لئے یہ اخلاص پیدا کر دیا۔ کہ ان کی عورتیں تک بارش کے باوجود اسٹیشن پر موجود تھیں۔ وہاں سے ایک احمدی ڈاکٹر کی کار میں مشن ہاؤس آئے۔ پھر مسجد گئے۔ مشن ہاؤس اور مسجد کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مشن ہاؤس نہایت پختہ عمارت میں ہے۔ جو سلسلہ کی اپنی جائداد ہے۔ اور مسجد بھی پختہ ہے۔ جس کی بنیاد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان نے ۱۹۴۳ء میں اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اس کا سنگ بنیاد قبلہ کی محراب میں لگا ہوا ہے۔ نہایت سادہ عمارت ہے۔ لیکن شہر کے بہت اہم اور آباد علاقہ میں ہے۔ اس مسجد میں بچوں کا سکول بھی ہے۔ جن کو جدید طرز پر تعلیم دی جاتی ہے۔ لیگوس میں ہم ایک ہفتہ ٹھہرے۔ مکرم قریشی محمد افضل صاحب خندہ پیشانی اور مروت سے پیش آئے۔ دوستوں سے ملایا۔ لبنان کی حکومت کے قونصل کے پاس بھی ہم ملنے کے لئے گئے۔ جو قریشی صاحب موصوف کا اچھا واقف ہے۔ جماعت لیگوس میں بھی کافی اخلاص ہے۔ اگرچہ وہ لوگ اپنی زبان سے اپنے جذبات کو پیش نہ کر سکتے ہوں۔ تو بھی پانچوں وقت نماز میں اپنے ہنستے ہوئے چہروں سے نئے آدمی کے دل کو ضرور موہ لیتے ہیں جماعت کے اخلاص کو دیکھ کر مبلغین کی مساعی کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ جن کی تربیت کا یہ شاندار نتیجہ دیکھنے میں آیا۔ عورتیں اگرچہ انگریزی بھی نہیں جانتی تھیں۔ لیکن پھر بھی ان کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح وہ اہلیہ کے گرد بیٹھی رہیں۔ اور ہر روز نہایت خوشی کے ساتھ عشاء کی نماز میں اہلیہ کو لینے کے لئے آتی تھیں۔ ایک دن اہلیہ نے اشاروں سے ان کی صفیں سیدھی کرا دیں۔ اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ ہمارے چلنے کے دن کہنے لگیں کہ ہم ان سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے ہم کو نماز پڑھنی سکھا دی۔ ہماری صفیں ٹیڑھی ہوتی تھیں۔ لیکن انہوں نے ہماری صفیں سیدھی کرا دیں اور اب ہم سیدھی صفوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور ہم اس بات پر ان کے ممنون ہیں۔

نمائندگان پریس سے ملاقات!

وہاں کے اخباروں نے بھی عاجز کے بارے میں خبریں شائع کیں۔ ڈیلی سروس کے نمائندہ نے مشن ہاؤس میں ایک گھنٹہ تک انٹرویو لیا۔ اور قیام پاکستان و استحکام پاکستان پر نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو کو اس عاجز کے بیان کی صورت میں ۲۴ جون کے پرچے میں شائع کیا گیا۔ اس میں اس نے غلطی سے مسلم لیگ کو تشدد پسند جماعت لکھ دیا جس کی تردید میں میں نے ایک خط لکھا جس کو انہوں نے ۲۸ جون کی اشاعت میں شائع کر کے اس غلط فہمی کو دور کر دیا۔ جماعت میں

دو دفعہ تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن وہاں کی جماعت نے جلسہ کر کے ایڈریس دیا۔ لیکن بارش کی وجہ سے زیادہ احباب شریک نہ ہو سکے۔ دوسری دفعہ پھر احباب نے خواہش ظاہر کی۔ اس لئے ایک اور تقریر مسجد میں کی۔ جماعت نیگیریا کے ساتھ مسجد کے صحن میں ایک فوٹو بھی کھینچا۔ ۲۸ جون کو عاجز بذریعہ ہوائی جہاز آکرہ روانہ ہوا۔ ہوائی جہاز سیکنڈ کلاس میں ۲۴ پونڈ ٹکس کرایہ تھا۔ اور پانی کے جہاز میں بھی کرایہ تھرڈ کلاس کا تھا اس سے ہوائی سروس کو ترجیح دی۔ ویسٹ افریقن ایئرویز کارپوریشن کے سٹی ٹرمینل پر احباب جماعت برادرم مکرم قریشی محمد افضل صاحب کے ساتھ تشریف لائے۔ اور وہاں ہم کو الوداع کہا۔ مجھ کو افسوس ہے کہ نائیجیریا کے مختصر سے قیام میں میں مکرم برادرم احمد شاہ صاحب سے ملاقات نہ کر سکا۔ کیونکہ وہ باہر نہیں رہ رہے تھے۔ لیگوس سے روانہ ہونے سے قبل میں نے مسٹر لاسن سٹیشن سپرنٹنڈنٹ میڈوگری کے تین پونڈ منی آرڈر کر دیئے۔ میں نے یہی بہتر سمجھا۔ اگرچہ انہوں نے کہا تھا۔ کہ جلسے کماسی پہنچ کر میری رقم بھیجدینا اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن بہرحال میرا یہی فرض تھا کہ میں ان کی رقم اولین فرصت میں روانہ کر دوں یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس طرح بے یار و مددگار ہونے کے باوجود ہماری مدد فرمائی۔

سالٹ پونڈ میں

میں نے لیگوس سے سالٹ پونڈ تار بھیجدیا تھا۔ جب میں دو گھنٹہ ہوائی سفر طے کر کے آکرہ گولڈ کوسٹ کی ایئرپورٹ پر اترا تو پریشانی لاحق تھی۔ کہ اگر کوئی احمدی نہ ملا۔ تو کہاں ٹھہروں گا۔ لیکن ایئرپورٹ کے ایمگریشن آفس میں سے ہی مجھ کو باہر ایک عمر رسیدہ صاحب دکھائی دیئے۔ جو شکل سے افریقن تھے۔ لیکن لباس پاکستانی تھا۔ سر پر جناح کیپ اور جسم پر اچکن پہنے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ کر دل کو ڈھارس ہوئی کہ ضرور یہ صاحب احمدی ہیں۔ اور سالٹ پونڈ سے کوئی نہ کوئی انتظام کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے بھی مجھ کو دیکھ کر آوازیں دینی شروع کیں "مولوی ملک! مولوی ملک! وہ آ گئے ہیں" دیکھا تو سامنے برادرم ملک احسان اللہ صاحب چلے آ رہے تھے۔ خدا خدا کر کے کسٹم وغیرہ کے جھگڑوں سے نجات پائی۔ باہر آیا ملک صاحب سے ملا۔ معلوم ہوا کہ یہ افریقن دوست جماعت گولڈ کوسٹ کے نہایت مخلص رکن مسٹر جمال جانسن ہیں۔ جو گولڈ کوسٹ میں احمدیہ سکولوں کے جنرل مینیجر ہیں۔ یہ دونوں صاحبان مشن کی کار لیکر صبح سالٹ پونڈ سے روانہ ہوئے تھے۔ سالٹ پونڈ آکرہ سے ۸۰ میل ہے۔ آکرہ گولڈ کوسٹ کا دارالسلطنت ہے۔ سالٹ پونڈ ہماری جماعت کا مرکز ہے۔ عاجز کی خاطر ۸۰ میل کی مسافت طے کر کے آکرہ پہنچے تھے۔ آکرہ میں ایک احمدی نے مکان کا ایک کمرہ مشن کو دے رکھا ہے۔ جب کوئی مبلغ جاتا ہے۔ وہاں ٹھہر جاتا ہے۔ رات وہاں بسر کی۔ اسی رات کو مسٹر جمال نے اپنے ایک دوست سے ملاقات کرائی۔ جو گولڈ کوسٹ کے کالجوں کے سپروائزر ہیں۔ اور محکمہ تعلیم کی ایک مقتدر ہستی ہیں۔

سفر کا اختتام

دوسرے دن صبح ۸ بجے بذریعہ ریل کماسی روانہ ہو گئے مکرم احسان اللہ صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ برادر جمال مشن کی کار لے کر واپس سالٹ پونڈ چلے گئے۔ جاتے وقت کماسی تار دے گئے۔ سفر بہت خوشگوار تھا۔ بارش ہو رہی تھی۔ شام کے پانچ بجے ہم تین ماہ چھ دن کا سفر ختم کر کے اپنی منزل مقصود پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر احباب جماعت موجود تھے۔ برادرم سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کماسی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک خاتون بھی تکلیف برداشت کر کے اہلیہ کی خاطر تشریف لائی تھیں جماعت کماسی کے چیف رئیس مسٹر الحسن کی کار میں ہم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب کے گھر پہنچے۔ وہاں سے رات کو مشن ہاؤس آ گئے۔ حضرت امیر صاحب مشن گولڈ کوسٹ سالٹ پونڈ تھے۔ اس لئے ہم ان کے مکان یعنی مشن ہاؤس کے ایک کمرے میں رہنے لگے۔ تین روز برادرم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب نے مہمان نوازی فرمائی۔ چوتھے دن ہم نے اپنا انتظام کر لیا۔ ۲۹ جون کو کماسی پہنچا تھا ۳۰ جون اور یکم جولائی کو تعطیل کی وجہ سکول بند تھا۔ ۲ جولائی کو کالج حاضر ہو گیا۔ پرنسپل صاحب نے کالج اسمبلی میں تعارف کرایا اور پھر ان کے ساتھ کالج اور احمدیہ جونیئر اور انفنٹس Ahmadiya Junior and Infants School سکول کو دیکھا۔ اور پھر ۳ جولائی سے کالج میں باقاعدہ پڑھانا شروع کر دیا۔ چند دن بعد عید آ گئی۔ پردیس میں آنے کے ساتھ ہی خوشی کا دن بھی آ گیا۔ کماسی میں قریباً ایک ہزار احمدی عید پڑھنے کے لئے جمع ہوئے۔ عید پڑھانے کے لئے عاجز کو کہا گیا۔ عاجز نے "اسلامی فلسفہ تہوار" کے موضوع پر خطبہ دیا جس کو تین ترجمانوں نے احباب تک پہنچایا۔ ایک مردوں کے لئے ایک عورتوں کے لئے اور ایک ہاؤسا لوگوں کے لئے جن کی زبان اشانٹی کے علاقے کی زبان سے مختلف ہے۔

شکریہ احباب

آخر میں میں ان تمام بزرگوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور امید رکھتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی وہ اس ناچیز کو اپنی دعاؤں سے نوازتے رہیں گے۔ کالج ابھی ابتدائی منزلوں میں ہے۔ احباب کرام ضرور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اشتہار مشتہر حاضری مدعا علیہم

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان

مقدمہ ۲۶۵ بابت سال ۱۹۵۱ء

دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور بذریعہ مسٹر ایس۔ کے سرکاری ملازم اور مختار بنک مذکور — مدعی

بنام

حکومت پاکستان مغربی سرحدی صوبہ بذریعہ کلکٹر صاحب مردان وغیرہ — مدعا علیہم

دعویٰ دلایا نے مبلغ ۱۲۳۹۴/۱۰/۹ روپیہ بروئے حساب کتاب پرونوٹ وغیرہ

اشتہار بنام

(۱) حکومت پاکستان مغربی سرحدی صوبہ بذریعہ کلکٹر صاحب بہادر مردان

(۲) بران ایسوسی ایشن بذریعہ میاں غلام فرید شنکر بازار مردان

(۳) غلام فرید حصہ دار اور مالک بران ایسوسی ایشن شنکر بازار مردان

(۴) مسٹر بنواری لال حصہ دار اور مالک بران ایسوسی ایشن مردان حال معرفت راج پال رام کالو موضع چیلاٹا ڈاکخانہ اجیت گڑھ ضلع جے پور بھارت

(۵) مسمی ملو رام حصہ دار اور مالک بران ایسوسی ایشن مردان حال معرفت سیٹھ راج پال رام کالو موضع چیلاٹا تحصیل اجیت گڑھ ضلع جے پور بھارت

مدعا علیہ ۴ و ۵ — مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مندرجہ بالا پر تعمیل سمن بذریعہ معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برائے جواب دہی و پیروی مقدمہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۳۰/۱۰/۵۱ء کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جائیں۔ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جائے گی۔ آج بتاریخ ۵۱/۱۰/۔ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے

اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں۔ اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

(مینیجر)

احباب:۔ سونے۔ چاندی کے فینسی زیورات مین وعدہ پر تیار کرنے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے انکو نہایت مخلص دیانتدار اور وعدہ کے پابند اور امین پایا۔

(خاکسار) شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر مری! (میاں) غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خان مینیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

اولاد نرینہ:۔ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس روپے ۲۰ روپے۔ دواخانہ نور الدین چوہا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحالی میں کوریا والوں کی خواہشات کا لحاظ رکھا جائیگا

لیک سکیس ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹھارہ اقوام کے نمائندوں پر مشتمل اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی مجلس اکی متفقہ رائے ہے کہ کوریا کی بحالی کے کام میں کوریا کے رہنے والوں کی خواہشات اور تمناؤں کا پورا پورا خیال رکھا جائے اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ ملکی تعمیر کے منصوبوں کی تکمیل میں وہی لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان کی امداد کے لئے دوسری اقوام عالم نے بھی گراں قدر قربانیاں ادا کی ہیں۔ مجلس نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ہنگامی امداد جو اقوام متحدہ کی ہائی کمان کی زیر نگرانی جاری ہے اسے جاری رکھا جائے تاوقتیکہ اقوام متحدہ کے مجوزہ پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ جنرل اسمبلی کی درخواست پر مجلس اپنا ایک خاص اجلاس منعقد کر رہی ہے تاکہ ایک مکمل اور جامع امدادی پروگرام کی تشکیل کی جا سکے۔ اس غرض کے لئے مجلس نے سات افراد پر مشتمل ایک عارضی کمیٹی بھی بنائی ہے۔ جو اس امر کا جائزہ لے گی۔ کہ کوریا کی تعمیر و ترقی کے لئے جس سامان کی ضرورت ہے اس پر کیا خرچ آئے گا یہ ہی کمیٹی آج کل سرگرم عمل ہے۔ (ی۔س۔و۔س)

جنرل اسمبلی میں صدر ٹرومین کی تقریر

فلشنگ میڈو ۲۵ر اکتوبر۔ یوم اقوام متحدہ کے موقع پر جنرل اسمبلی کے ایک خاص اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے صدر ٹرومین نے کہا کہ امن عالم کو برقرار رکھنے کے لئے جارحانہ کارروائیاں کو کچلنے اور دنیا کو ایک اور بین الاقوامی جنگ سے بچانے کے لئے اقوام متحدہ کو گفت و شنید کے ساتھ ساتھ طاقت اور قوت کے استعمال کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے

نہر سویز کے علاقہ میں ہوائی اڈوں کا استعمال

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ آج برطانوی پارلیمان میں وزارت خارجہ کے انڈر سکرٹری ارنسٹ ڈیوس نے انکشاف کیا کہ مصر کو اس مفہوم کا جواب روانہ کر دیا گیا ہے کہ ۱۹۳۶ء کے اینگلو مصری معاہدہ کے تحت برطانیہ نہر سویز کے علاقہ کے ہوائی اڈوں کو استعمال کرنے میں حق بجانب ہے

کلکتہ کے قریب پولیس نے گولی چلادی

۴ اشخاص ہلاک اور ۴ مجروح

کلکتہ ۲۵ر اکتوبر۔ کلکتہ سے چھ میل دور ایک گاؤں میں پولیس کے فائرنگ سے ۴ اشخاص ہلاک اور چار مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس اس گاؤں میں چاول جمع کرنے گئی تھی۔ لیکن ہجوم پولیس کی راہ میں مزاحم ہوا چنانچہ پولیس نے گولی چلادی۔

قید خانہ میں ایم۔اے کر لیا

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ ایک آدمی نے جو پرہسٹر میں عمر قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ مراسلہ کے کورس کے ذریعہ اس نے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرلی ہے۔ دوسرے قیدی نے جس کی قید کی میعاد سات سال ہے۔ کاروباری انتظام م

اقوام متحدہ میں نمائندگی کا حق

برطانوی نمائندہ کی تجویز کی حمایت

لیک سکیس ۲۵ر اکتوبر۔ کل جنرل اسمبلی کی ایڈہاک کمیٹی میں ہندوستانی نمائندے سر گوپال پچانگ نے اقوام متحدہ میں نمائندگی کے بارے میں برطانوی نمائندے سر فرانک سا سک کی پیش کی ہوئی تجویز کی مکمل حمایت کی۔

یاد رہے کہ برطانوی نمائندے نے تجویز پیش کی تھی کہ ایسی حکومتوں کو جو اپنے ملک کے ایک بڑے علاقہ پر مؤثر کنٹرول کی حامل ہوں اور انہیں ملک کے عوام کی بڑی اکثریت کی تائید و حمایت حاصل ہو اور اس حمایت اور حکومت کے اثر کو مستقل نوعیت کا قرار دیا جا سکتا ہو تو انہیں اقوام متحدہ میں نمائندگی دی جانی چاہیئے۔

عوامی لیگ کے دو کارکن گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۲۵ر اکتوبر۔ گذشتہ شب پنجاب پولیس نے عوامی مسلم لیگ کے دو کارکن مسٹر رشید جیلانی صاحب چاندپوری سیکرٹری نشر و اشاعت عوامی مسلم لیگ صوبہ کراچی اور مسٹر عبدالصمد سراج الدین ممبر آل پاکستان عوامی مسلم لیگ رسابق ملٹری سکرٹری مسٹر دکن قاسم رضوی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں باشندگان شہر کی طرف سے ایک جلسہ باغ بیرونی موچی دروازہ بتاریخ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۰ء بوقت ۸ بجے شب منعقد ہوگا۔

لاہور میں یوم اقوام متحدہ

لاہور ۲۵ر اکتوبر کل پنجاب یونیورسٹی میں یوم اقوام متحدہ منایا گیا۔ اجتماع کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر جسٹس رحمٰن نے افسوس ظاہر کیا کہ اقتصادی سیاست کا طلسم ابھی تک ٹوٹتے ہیں نہیں آرہا ہے۔

۲ کی ڈگری لی ہے (اسٹار)

غیر ملکیوں کے ماضی کی تحقیقات

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ برطانیہ میں ہزاروں غیر ملکی مزدور اور کاریگر جن کی اکثریت مڈلینڈس اور شمالی انگلستان میں رہتی ہے ان کے متعلق جو تحقیقات کی جاری ہے اس کے نتیجہ کے طور پر کسی سنسنی خیز گرفتاری یا ڈرامائی صفائی کی توقع نہیں ہے۔

ایٹمی ماہر پروفیسر برونو پونٹی کا روسی سنسنی خیز طریقہ سے غائب ہونا جن کے اب ماسکو میں ہونے کی خبر مشہور ہو رہی ہے۔ محض اتفاقی ہے اور ملک میں غیر ملکیوں کی جو تحقیقات ہو رہی۔ اس کا دراصل اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ —— ایسی جرح کا تجربہ بہت ہی پریشان کن ہوتا ہے خصوصاً ان کے لئے جن پر لنڈ بندی کمپنیوں میں بھی جرح ہو چکی ہے۔ مگر غیر ملکی پائیں گے کہ یہاں بالکل مختلف سوالات ہیں عام طور پر کارخانوں میں یا کام ختم ہونے پر کارخانوں کے ہوٹلوں میں ان سے سوال کیا جاتا ہے اور پھر وہ اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں —— زیادہ تر غیر ملکیوں کو بہت عجلت میں برطانیہ میں داخل ہونے دیا گیا تھا اور ان کے متعلق بہت ہی بڑی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ یہ تفتیش ایسے ایجنٹوں کے لئے ہو رہی ہے جو غیر ملکی مزدوروں کو بھڑکا رہے ہیں

یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اسمیں کامیابی بھی ہوئی ہے۔ لیکن عدالت میں طویل مقدمہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ایسے ایجنٹوں کو سختی سے بتا دیا جائیگا کہ برطانیہ میں ان کی موجودگی غیر مستحسن ہے اور انہیں وہاں سے روانہ کرنے کے متعلق کارروائی کی جائیگی (اسٹار)

شاہ ایران کی سالگرہ کی تقریب

کوئٹہ ۲۵ر اکتوبر یہاں جمعہ کو شاہ ایران کی سالگرہ کی تقریب منائی جانے والی ہے

اس موقعہ پر قائمقام ایرانی قونصل ایم سیف الدین خلتبار ایک دعوت کا انتظام کر رہے ہے۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین کے بھی شرکت کی توقع ہے (اسٹار)

سوڈان کا تجارتی توازن

خرطوم ۲۵ر اکتوبر۔ اگست میں سوڈان سے ۴۲۳ر۵۷ر۳ پاؤنڈ کی برآمد اور ۶۰۷ر۳۱۱ پاؤنڈ کی درآمد ہوئی (اسٹار)

عمان۔ ۲۵ر اکتوبر وزارت تعمیرات عامہ کیراک میں ایک نئے شاہی محل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر رہی ہے جسے شاہ عبداللہ اپنے جنوبی علاقہ کے سفر کے دوران میں استعمال

۴م ہند چینی سیاسی سرحد پر اشتراکی چینی فوجوں کے جمع ہونے کی اطلاع کو تشویشناک تصور کیا جاتا تھا۔ کابینہ کے بعض وزراء کہہ رہے ہیں کہ چونکہ کوریا میں حالات اقوام متحدہ کے لئے اس قدر اطمینان بخش ہو گئے ہیں۔ اسلئے اب سیام کو وہاں ۵۰۰۰ مشاق فوجیوں کی پوری تعداد نہیں بھیجنی چاہیئے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ اس کا ایک تہائی روانہ کرنا چاہیئے۔ (اسٹار)

پنڈت نہرو کے آخری مکتوب کا جواب

کراچی ۲۵ر اکتوبر کل وزیراعظم پاکستان نے کراچی سے لاہور روانہ ہوتے وقت بتایا۔ کہ "جنگ نہ کرنے" کی تجویز کے بارے میں انہوں نے پنڈت نہرو کے آخری خط کا جواب بھیجدیا ہے اور ان تجاویز کے بارے میں حکومت پاکستان کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ وزیراعظم نے یہ بھی بتایا کہ پنڈت نہرو سے مذکورہ تجاویز کے بارے میں تقریباً ہر روز ہی خط و کتابت ہوتی ہے

ایک اور سوال کے جواب میں وزیراعظم نے بتایا کہ وہ سرحدی حکام کے ساتھ افغانستان کے بارے میں پاکستان کی پالیسی سے متعلقہ مسائل پر گفتگو کریں گے

آپ نے بتایا کہ وہ پنجاب میں سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ کرنے کے علاوہ صوبائی انتخابات کے بارے میں بھی مختلف مسائل پر صوبائی لیگ کے ارکان سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔

ویٹ منہ کی کامیابیوں سے سیام میں تشویش

بنکاک۔ ۲۵ر اکتوبر۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی کامیابیوں نے سارے سیام میں پُر امیدی کی جو لہر دوڑا دی تھی۔ اس میں شمالی ہند چینی میں ویٹ منہ کی ڈرامائی کامیابیوں نے بہت کمی پیدا کر دی ہے اب عام طور پر اس اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ فرانسیسی دفاع کی کمزوری نے سیام کے لئے بہت ہی سنجیدہ مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ گو ہند چینی سیاسی سرحد پر حالات پر سکون ہیں۔ لیکن فوج کی کمک کے لئے سیامی پولیس کے دستے روانہ کئے گئے ہیں۔

ویٹ منہ کی کامیابیوں کو اس سے بھی زیادہ تشویشناک تصور کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ چند مہینے ہوئے ۴م

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ